رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۶۶

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

قیمت پیشگی سالانہ
عوام سے ... ؎ ۳
خواص و معاونین سے ؎ ۵
ہندوستان سے باہر کے
رہنے والوں سے ؎ ۱۲
اپنی جماعت کے غیر مستطیع
... سے کم آمدنی
والے لوگوں سے۔

چھپہ کریمی پاک گوکل چند چھاپہ خانہ قادیان میں | دوہاں اور اطلاعی خواص مصر الامان میں

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۱۶ رمضان ۱۳۲۵ھ | نمبر ۳۸ | جلد ۱۱

کلمات طیبات حضرت امام الزمان علیہ الرحمٰن

۱۹ - اکتوبر - بوقت سیر

فرمایا - طرح طرح کے نشانات اور موجودہ حالات زمانہ کی اور صدی کا سر سب کے سب ضرورت مجدد ثابت کر رہے ہیں - اور مجدد کا کام اپنے زمانہ کی اصلاح اور اس فتنہ موجودہ کا دور کرنا ہوتا ہے - جو سب سے بڑا فتنہ ہو اور وہ اسی زمانہ کے مطابق ضروری اصلاح کرنے کے لئے آتا ہے - اور ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں اس سے بڑھکر فتنہ نہیں کہ ایک طرف تو ایک عاجز بندہ کو خدا بنایا جائے اور اسی کو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا سمجھا جائے اور دوسری طرف ایک صادق نبی کو جو دنیا میں سب سے بڑھکر توحید کا حامی آیا ہے نعوذ باللہ جھوٹا قرار دیا جائے یہ وہ فتنہ ہو جس نے لاکھوں انسانوں کو خدا پرستی سے برگشتہ کر کے انسان پرست بنا دیا اور اسی کے اثر سے اکثر لوگ دہریہ بن گئے اور توحید کی محبت دلوں میں سے جاتی رہی اور اسلام صرف برائے نام رہ گیا اور سب کے سب چھوٹے بڑے اس فتنہ عظیمہ سے اثر پذیر ہو رہے تھے - سو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے اور فتنہ کے مناسب حال جو امام اور مجدد بھیجنا تھا اس کا نام اسی فتنہ کو دور کرنے کے لئے مسیح رکھا - کیونکہ حضرت عیسےٰ کی امت نے ہی بگڑ کر یہ فتنہ برپا کیا ہے اس لئے انکی اصلاح کے لئے اور زمانہ کو اس فتنہ سے بچانے کے لئے ضرور تھا کہ اسی نام پر کوئی پیدا کیا جاتا اسی مصلحت سے اس صدی کے مجدد اور امام کا نام مسیح موعود رکھا گیا - فتنے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک بیرونی اور دوسرے اندرونی - بیرونی طور پر تو پادریوں اور دوسرے مخالف مذاہب والوں نے اسلام پر وہ ناجائز اور بے بنیاد اعتراض کئے کہ جن کو سنکر ہزارہا لوگ مرتد ہو گئے ہزاروں رسالے اور کتابیں اسلام کی مخالفت میں لکھی گئیں - اور ہر ایک قسم کے محض غلط اعتراض کر کے اس پاک مذہب کے نابود کرنے کی کوشش کی گئی اور ایک عورت کے بچہ کو طرح طرح کے پیرایوں میں پیش کر کے خدا کا بیٹا بنایا گیا یہ تو سچ ہے کہ وہ خدا کا رسول تھا مگر خدا تو نہیں تھا اور نہ اس میں اور رسولوں سے ایک ذرہ زیادتی ہے اور نہ اس کے معجزات کچھ انوکھے معجزات ہیں - اور اندرونی طور پر اسلام کو یہ فتنہ درپیش تھا کہ خود مسلمانوں نے عیسےٰ میں وہ وہ صفات قائم کیں جو صرف خدا کے لئے مخصوص تہیں اور اس طرح سے عیسائیوں کو بہت مدد دی -

(باقی ایندہ)

ضرورت دعا

منشی محمد عثمان صاحب احمدی حال مقیم سیالکوٹ جماعت احمدیہ کے احباب کو اپنی بیمار والدہ صاحبہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کامل عطا فرماوے -

خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن بنا سکتا نہیں عیسےٰ کا ثانی

حاشا و کلا میرا یہ عقیدہ نہیں اور نہ ہی کسی ایسے شخص کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتا ہو۔ تو پھر آپ ضرور یہ مفید عنوان تشریح لکھنے کی وجہ دریافت فرمانے کے درپے ہوں گے۔ سنئے حضرت میں آپ کو زیادہ انتظار میں رکھنا نہیں چاہتا۔ دنیا میں باوجود ہر قسم کی ترقی علم و دانش کے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر اللہ تعالےٰ کے داہنے بازو بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آخری زمانہ میں قیامت کے قریب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کیلئے آسمان سے اتر پڑیں گے۔ عیسائی صاحبان تو اُن کے حق میں جو کچھ بھی بیان کریں تھوڑا ہے کیونکہ ان کے اعتقاد میں تو وہ خدا کے اکلوتے بیٹے بلکہ خود خدا خالق الارض والسما ہوئے۔ مگر مسلمان کہلا کر اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہو کر عیسائیوں کی تائید کرنا اور انکی ہاں میں ہاں ملانا شقاوت کے قریب اور سعادت سے بعید نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑھنے اور پھر اسقدر عرصہ دراز تک خلاف قانون قدرت وہاں پڑا رہنے پر معقولی اور منقولی اعتراض کئے جاویں تو اکثر لوگ یہی کہدیا کرتے ہیں کہ میاں اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ مگر میرے نزدیک بلکہ ہر ایک ذی شعور کے نزدیک اس معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ کی نہایت درجہ کی کمزوری بیچارگی اور ناتوانی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی موجد و مخترع کسی قسم کی کل یا آلہ ایجاد کرتا ہے یا کوئی مصنف کتاب تصنیف کرتا ہے تو قاعدہ کی بات ہے کہ پہلی دفعہ کی نسبت نظر ثانی و ثالث کے وقت ضرور ضرور کچھ نہ کچھ ترمیم کرکے بڑہا دیا کرتا ہے بلکہ جتنی دفعہ از سر نو وہ کل یا آلہ تیار کیا جاوے۔ اب کوئی نہ کوئی جدید بطرز جدید بڑہانا خود بخود سوجھا کرتا ہے۔ یا کتاب کو دوبارہ سہ بارہ چھپوایا جاوے تو اسمیں کوئی نہ کوئی نیا مضمون بطور ضمیمہ اضافہ کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ مگر اللہ تعالےٰ قادر مطلق ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو پہلی ہی دفعہ بنا کر باقی مخلوقات کیطرح مار دینے اور فنا کر دینے میں متامل اور متفکر ہو رہا ہے کہ اگر ایسا عمدہ آلہ اور کاری حربہ (عیسےٰ علیہ السلام) میرے ہاتھ سے تباہ ہو گیا ہے۔ جو آخری زمانہ میں بگڑے ہوئے لوگوں کے درست کرنے کیلئے بہت بڑا کام دیگا۔ اگر اس کو بھی باقی مخلوقات کیطرح مار دیا جاوے تو پھر شاید ایسا عمدہ اور اعلیٰ قسم کا آلہ (عیسےٰ علیہ السلام) اور بیمثل ہتھیار دوسری دفعہ نہ تیار ہو سکے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا۔ قربان جائیے ایسی قدرت کاملہ کے۔ ناظرین نہایت ٹھنڈے دل سے انصاف کو مد نظر رکھکر غور فرمائیں کہ اس حالت میں کمال قدرت ہے یا اُس رنگ میں قدرت اور جلال کمالیت پر نظر آتا ہے کہ ایک دم میں ایک کن کے اشارے سے ہی ہزاروں لاکھوں عیسےٰ علیہ السلام پیدا کر دکھلائے۔ توحید اور رسالت پر ہی تو ایمان کی بنیاد ہے اور ان دونوں کو یہ عقیدہ جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ اول توحید۔ الٰہی صفات اور خدائی افعال میں عیسےٰ علیہ السلام شریک ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ

بجائے قادر مطلق ہونے کے کمزور اور ناتوان ثابت ہوا۔ اللہ تعالےٰ کے پیدا شدہ انسان تو عقل خداداد کی رسائی سے اپنی صنعت و کاریگری میں نئی نئی ایجادیں بڑہا سکیں اور دستکاریوں میں ابتدائی حالتوں سے خواہ مخواہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرتے جاویں مگر اللہ تعالےٰ قادر مطلق عیسےٰ علیہ السلام کو اگر دیگر مخلوقات کیطرح مار دے تو مشکل بلکہ محال ہے کہ دوبارہ ان کا ثانی پیدا کرنے پر قادر ہو سکے۔ اسیواسطے تو ہزار جتن تقریباً دو ہزار سال سے عیسےٰ علیہ السلام کو کبھی زمین پر کبھی آسمان پر سنبھال سنبھال کر رکھا ہوا ہے مبادا مر جاوے تو پھر ایسا چلتا پرزا جیسے تیار نہ ہو سکے۔ دوم رسالت کی تو اس گندہ عقیدہ نے وہ ہتک اور بے عزتی اور بے حرمتی کی ہے کہ کچھ کسر باقی نہیں چھوڑی یہ نہیں چھوڑی کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوں تو مسلمانوں کے نزدیک۔ افضل الرسل۔ ہادی السبل۔ رحمت للعلمین۔ خاتم النبیین۔ باعث کائنات۔ فخر موجودات ہیں۔ کتاب جو آپ پر نازل ہوئی وہ خاتم الکتب۔ امت آپ کی سب امتوں کی سردار۔ آپ کی امت کے علما انبیائے بنی اسرائیل کی مثل۔ تعلیم آپ کی کامل۔ باقی نبی اور رسول تو صرف اپنی اپنی قوم ہی کے لئے تشریف لائے مگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سنوارنے اور سدھارنے کیلئے مبعوث ہوئے۔ غرض کہنے اور بیان کرنے کو تو ساری جہان کی فضیلتیں ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات جامع کمالات میں اور آپ کی امت میں جمع ہیں مگر آخر کار جب موقع آیا تو ساری شیخیاں کرکری ہو گئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود پیرانہ سالی اور عمر رسیدہ اور پیر فرتوت ہونیکے اتنے فاصلہ (آسمان) سے اترنیکی تکلیف گوارا کریں گے۔ پھر نبوت اور رسالت کا جامہ اتار پھینکینگے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بن کر قرآن اور حدیث پر عملدرآمد کریں گے اور بصد وقت قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو سمجھائیں گے اور پھر از مشکل ان کے ذہن نشین کرینگے کہ بھائیو میں اب وہ پہلا عیسیٰ علیہ السلام رسول اور نبی نہیں رہا اور نہ میرا اب انجیل مقدس اور عیسائی قوم سے کسیقسم کا تعلق و علاقہ باقی ہے۔ میں تو آجکل اپنے عہدہ سے معزول ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی بن کر انکی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کے لئے آیا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی میرے جیسا دوسرا انسان پیدا کر سکتا تھا اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آل۔ اولاد۔ اصحاب۔ امت میں کوئی ایسا لایق آدمی پیدا ہو سکا جو اس مہم کو سنبھال سکتا۔ اس عقدہ کو حل کر سکتا۔ ایسے بڑے اہم کام کو پورا کر دکھاتا مجبوراً مجھکو اسقدر تکالیف اٹھانی پڑی اور اتنا لمبا عرصہ اور مدت دراز تک کہ باقی نبی اور رسول اپنا اپنا فرض منصبی ادا کرکے داخل جنت بھی ہو گئے میرا مردہ خراب ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ میرے جیسا دوسرا آدمی بھی بنانے پر قادر ہو سکتا یا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی میں کچھ تاثیر ہوتی اور کوئی شخص ان کی امت سے اس اہم کام کا بیڑا اٹھانے کے لایق ہوتا تو کیوں آج میری مٹی خراب ہوتی۔ سو بقول ان لوگوں کے یہ شعر لکھا گیا ہے۔ ؎ خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن بنا سکتا نہیں عیسےٰ کا ثانی۔

شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جاوے۔

گلاب الدین احمدی رہتاسی۔

تازہ الہامات

۲۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء ۱- من عاد اولیائی فکانما خر من السماء

ترجمہ جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا

۲- انّی موجود فانتظر

ترجمہ- میں موجود ہوں انتظار کر-

۳- لایُھدّ بناءک وتُوتیٰ من ربٍّ کریم-

ترجمہ تیری بنا توڑی نہ جاویگی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا-

۴- وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک

فرمایا- انی موجودٌ کا الہام ان لوگوں کے جواب میں معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب سے پیش آتے ہیں کہ گویا خیال کرتے ہیں کہ خدا موجود نہیں- خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں موجود ہوں معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ہو رہا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیاں ہو رہی ہیں-

دارالامان کا ہفتہ

۱- اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بحمداللہ تندرست ہیں بزرگان ملت بھی خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے خدمت دین میں مصروف ہیں حضرت حکیم الامت سلمہ اللہ تعالےٰ نے رمضان شریف میں تدریس قرآن مجید کے لئے خصوصیت سے علی سبق دینا چاہا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور علم وعمل میں برکت دے-

۲- ۲۳ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کو جناب مولوی نذر محمد صاحب بی- اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ امرتسر قادیان تعلیم الاسلام سکول کے سالانہ معائنہ کے لئے تشریف لائے اور نہایت توجہ اور حسن اخلاق سے مدرسہ کے معائنہ میں مصروف رہے- معائنہ مدرسہ کی رپورٹ آئندہ شایع ہوگی (انشاءاللہ)

۳- موسم میں بدستور خشک سالی پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ رحم فرماوے آمین

ایک قابل تقلید نمونہ

احمدی برادران! ہمارے مکرم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کسٹریٹ نے انبالہ چھاؤنی کے نام نامی سے واقف ہیں انہوں نے ایک رسالہ منظوم بنام صبر جمیل بقول خلیل ایک مولوی صاحب کے منظوم رسالہ کے جواب میں تصنیف کیا اور اس کو چھپوایا اور مفت تقسیم کیا اسکی خوبی بیان اور طرز ادا بالکل احمدیت کے اصول کے موافق نرمی اور حلم پر مبنی ہے احباب پڑھکر محظوظ ہوں گے- اسکی پانسو جلد شیخ صاحب نے بہت عالی ہمتی اور فیاضی سے دارالامان قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کو عطا فرمائی ہیں- اور چونکہ یہ رسالہ میری اصلاح و ترمیم و نگرانی میں طبع ہوا ہے اور میرے پاس امانت تھا اسلئے حسب الایماء شیخ صاحب موصوف ۵۰۰ جلدیں بہشتی مقبرہ کے ڈپو میں پہونچا دی ہیں- احباب احمدی اس کو خرید کر اعانت سلسلہ میں حصہ لیں اور ثواب حاصل کریں- اور شیخ صاحب کو دعائے خیر سے یاد فرماویں-

خاکسار- منشی فاضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ-

اطلاع عام

بعض صاحبان غلطی سے اخبارات کے مضامین کے متعلق یا بندوں کے متعلق کچھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں لکھتے ہیں- ایسے آدمیوں کی اطلاع کے واسطے پہلے بھی کئی دفعہ لکھا گیا ہے اور اب پھر اعلان کیا جاتا ہے- کہ حضرت اقدس کو ان اخبارات کے مضامین یا انتظام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں- حضرت اقدس کو ایسا لکھنا ان کو بیفائدہ تکلیف دینا ہے-

دربار میلہ مال مویشی و نمائش پیمانہ ضلع گورداسپور

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور نے گذرے سال سے گورداسپور میں ایام دسہرہ کی تقریب پر ایک منڈی مال مویشی کا قائم کرنا تجویز فرمایا تھا چنانچہ سال گذشتہ میں بھی یہ منڈی لگی اور مختلف جگہ سے ہر قسم کا مال مویشی آیا اور فروخت ہوا اور انعام بھی ملے امسال میجر پی۔ ایم ٹامسن صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے ایک وسیع پیمانہ پر اس منڈی کو قائم کیا اور اس تقریب پر تقسیم انعام کے لئے ایک دربار کی تجویز فرمائی جسکی کرسی صدارت کو جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت لاہور نے زینت بخشی۔ یہ دربار ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۷ء ۳/۴ ۹ بجے صبح کے بمقام پڑاؤ گورداسپور منعقد ہوا۔ اور اسی کے مختصر حالات یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

پروگرام دربار مذکور کا پروگرام ۱۱؍اکتوبر ۱۹۰۷ء پنڈت سری کشن ریونیو اسسٹنٹ کے نام سے شایع کیا گیا تھا اور یہ پروگرام معہ داخلہ کے ٹکٹوں کے ان لوگوں کے پاس بھیجا گیا تھا جنکو دربار میں شامل ہونے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ اور اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ دربار کے متعلقہ انتظام کا کام پنڈت صاحب موصوف کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور ان کے معاون اور دست باز و منشی ہرگوبند رائے تحصیلدار پٹھان کوٹ تھے۔ جو نہایت ہی مستعد ہوشیار اور موقعہ شناس انسان ہیں میری اپنی رائے یہی ہے کہ اس انتظام میں لالہ صاحب موصوف کا ہاتھ در اصل قابل تعریف تھا اور دربار کی کامیابی انتظامی حیثیت سے منشی ہرگوبند رائے کی قابلیت کو بتاتی ہے۔ پروگرام کی تیاری میں ریونیو اسسٹنٹ صاحب کو ضروری تھا کہ وہ ایڈیٹران اخبار اور نامہ نگاروں کے لیے بھی کوئی انتظام کرتے مگر ان کی اس کمی کو منشی ہرگوبند رائے نے عملی طور پر پورا کر دکھایا۔

عام انتظامی حالت منڈی کی تقریب پر ہر قسم کے آدمی جمع ہو جاتے ہیں اور کثرت کے ساتھ آتے ہیں مگر پولیس گورداسپور کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اسقدر اژدہام اور ہجوم میں کوئی نقصان نہیں ہوا اور کسی قسم کی بدامنی پیدا نہیں ہوئی۔ ہر چند یہ صحیح ہے کہ پولیس کے انتظام کی عمدگی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب ضلع کی بیدار مغزی کا نتیجہ ہے مگر اس میں کوئی کلام نہیں کہ بابو غلام محمد صاحب انسپکٹر اور لالہ بوڑا مل صاحب انسپکٹر ایسے مستعد اور منتظم آدمیوں کا گورداسپور کی پولیس میں ہونا ضلع کی بڑی خوش قسمتی کا موجب ہے۔ لالہ بوڑا مل صاحب اپنی کورٹ انسپکٹری کی حیثیت سے ممتاز ہیں تو بابو غلام محمد صاحب کے نام سے ضلع بھر کے بدمعاش کانپتے ہیں۔ بہر حال منڈی میں ہر طرح کا امن رہنا گورداسپور کی پولیس کے لئے قابل تعریف امر ہے۔

منڈی کی عام حالت منڈی میں ہر قسم کا مال آیا اور فروخت ہوا۔ اگرچہ قحط سالی کیوجہ سے کثرت کے ساتھ خرید و فروخت نہیں ہوئی تاہم گذشتہ سال سے بڑھکر ہوئی۔

دربار ۱۷؍اکتوبر کو پونے آٹھ بجے دربار کا وقت مقرر کیا گیا تھا اور پروگرام مشتہرہ کے مطابق کارروائی ہوئی۔ اسلئے وہ پروگرام دوسری جگہ درج کیا جاتا ہے صرف اس میں اتنا تغیر و تبدل ہوا کہ درباریوں کے بجائے اس کے بعد کمشنر صاحب کی تقریر کھڑی تھی جو سب سے پیچھے ہوئی اور تقسیم انعام و اسناد کے موقع پر یہ تبدیلی ہوئی کہ پانیوالگان انعام کو پیش کرنیوالے اس محکمہ کے اعلیٰ افسر تھے جسکی طرف سے انعام دیا گیا تھا اور صاحب کمشنر بہادر اپنے دست خاص سے انعام مرحمت فرماتے تھے اور تبسم ہوکر اپنی خوشنودی ظاہر کرتے تھے۔

تقسیم انعام کے بعد صاحب صدر نے ایک مبسوط تقریر فرمائی جسمیں زراعتی بنکوں کے اجرا۔ ٹیکہ مال مویشی کے فواید اور طاعون کے انسداد کی تدابیر اور سرکاری کاموں میں رعایا کو امداد دینے کی تحریک پر آپ نے زور دیا۔ وہ ساری تقریر مفصل الحکم کی اگلی اشاعت میں درج کردی جائیگی۔ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد دربار ختم ہوا۔

چند ضروری امور قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر چونکہ منڈی مال مویشی کا سلسلہ مستقل طور پر قایم کیا گیا ہے اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے ضلع کے بیدار مغز اور رعایا کے بہی خواہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو چند ضروری امور پر توجہ دلاؤں

اول۔ عام تفریحی باتوں میں آتشبازی کو بالکل بند کر دینا چاہئے ۱۶؍اکتوبر ۱۹۰۷ء کی شام کو منڈی میں جو آتشبازی چھوڑی گئی تھی اسکا کوئی فائدہ نہیں ہے نہ پبلک کو اور نہ سرکار کو۔ اگر ناظمان جلسہ صاحب ضلع کے حضور اس امر کو پیش کرتے تو مجھے کامل یقین ہے کہ وہ نہایت مسرت سے منظور کرتے بشبرات کے موقع پر آتشبازی کے بند کرنے کے لئے کسقدر زور دیا جاتا ہے اور مختلف شہروں اور مقامات پر ذمہ دار افسر اور میونسپل کمیٹیاں بڑی سعی کرتی ہیں سررشتہ تعلیم کے افسر دل سے چاہتے ہیں کہ طلبا کو دل میں آتشبازی کی برائیاں نقش کیجائیں مگر جب ایسی تقریبوں پر آتشبازی چھوڑی جاوے تو پھر ان نصایح کا فائدہ کیا ہو؟ آتشبازی قطعاً بند کیجاوے اس سے بہت نقصان ہوتا ہے ۱۶؍اکتوبر کو بھی بہت سی گھوڑیاں بدکیں اور بھاگیں مگر خدا کا شکر ہے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ یہ روپیہ کسی مفید کام میں صرف کیا جاوے۔

دوم۔ دربار میں جو تقریر ہوئی ہے وہ اس قابل تھی اور ہے کہ حالات موقعہ کے لحاظ سے عام لوگوں میں اسکی تشہیر ہوتی دربار کے خیمہ میں جسقدر لوگ موجود تھے وہ ان باتوں کو سمجھنے میں غلط فہمیاں اگر پیدا ہوتی ہیں تو عوام ہیں۔ اس لئے عوام کو شریک ہونیکا موقع دیا جانا چاہئے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب نے دربار کا جو سلسلہ شروع فرمایا ہے: گورنمنٹ اور رعایا کے لئے بہت مفید اور موثر ہے مگر ایسے دربار عام ہونے ضروری ہیں خاص درباریاں کے لئے یہ انتظام جو امسال ہوا ہے نشست کے لئے ہو مگر عام لوگوں کو بھی موقعہ دیا جاوے وہ ایک جانب میں چٹائیوں یا دریوں یا زمین پر بھی بیٹھ سکتے ہیں ایسی تقریریں جو مناسب موقعہ ہوں ان لوگوں کو بہت موثر ہوتی ہیں کیونکہ وہ اسے بادشاہ کے قائم مقام کے منہ سے سنتے ہیں۔

سوم۔ مال مویشی کی منڈی کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کے لئے اس کے ساتھ ایک ضروری نمایش کی ضرورت ہے اور یہ نمایش آلات کشاورزی کے متعلق ہو اور اس کے ساتھ مختلف قسم کے پودوں کے بیج اور اور ضروری امور متعلقہ زمینداری ہوں۔ اب تک پنجاب میں مختلف مقامات پر منڈیاں لگتی ہیں مگر اسطرف توجہ نہیں گئی

اگر ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور نے اس طرف توجہ فرمائی تو یہ نہایت مفید اور مبارک کام ہوگا۔ اگرچہ ایڈیٹر الحکم زمیندار نہیں مگر اپنے مرشد و مولا حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے موافق گورنمنٹ کے اغراض و مقاصد [illegible] اپنا فرض یقین کرتا ہے اس لئے وہ اس [illegible] اور [illegible] اپنے صاحب ضلع کو ایسے امور کے لئے اپنی خدمات اور [illegible] طور پر [illegible] تیار ہے۔ یہ نمائش ہی نہیں کہ مفید ہوگی بلکہ اس کی آمدنی بہت سے نیک کاموں میں کام آسکے گی۔ فی الحال اسکو چھوٹے پیمانہ سے شروع کیا جاوے۔

فی الحال یہ تین امر ہیں جو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی توجہ کے لئے میں پیش کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ صاحب موصوف اس پر غور فرمائیں گے اور ایک بہترین نظیر ضلع گورداسپور میں قائم کریں گے۔

آخر میں میں صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی کمال مہربانی سے مجھے دربار میں شمولیت کی اجازت دیکر اسکی کارروائی نوٹ کرنے کا موقع دیا۔

پنڈت شری کشن صاحب ریونیو اسسٹنٹ جو کہ [illegible] دربار کے ناظم تھے انکی خدمت میں مجھے یہ ضرور کہنا ہے کہ ایسے دربار کے [illegible] اگر آئندہ انہیں انتظام یا پروگرام تجویز کرنے کا موقع ملے تو دربار کے تمام لوازمات کو ملحوظ رکھ لینا چاہئے اور پروگرام ایسا تجویز کرنا چاہئے جسمیں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت واقع نہ ہو۔ صاحب صدر مجلس کی تقریر ہمیشہ آخر میں ہونی چاہئے اسلئے باقی امور پہلے ہو جانے ضروری ہیں جیسا کہ اس مرتبہ عملی طور پر ان کو بتایا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ضروری [illegible] شمار اور اعداد کے ساتھ ہونی ضروری ہے کیونکہ زیادہ موثر وہی ہے مثلاً اگر وہ کمشنر صاحب بہادر کی تقریر سے پہلے ایک نقشہ اپنے ہاتھ میں مرتب رکھتے جس سے سال گذشتہ کی آمد مال مویشی اور فروخت کا مقابلہ ہوتا تو کمشنر صاحب صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا نہ کرتے کہ میں نے سنا ہے مال مویشی کثرت سے آیا اور بکری ہی ہوئی۔ بہرحال میں یہ امور اس لئے پیش کرتا ہوں تاکہ آئندہ یہ دربار اور یہ میلہ مال مویشی بڑی رونق سے ہو اور اس کے اغراض اور مقاصد گورنمنٹ اور رعایا کے لئے بہت مفید اور مبارک ہوں اور ہمارا ضلع اس بارے میں سب سے سبقت لے جاوے۔

پروگرام دربار میلہ مال مویشی و نمائش اسپاں

ضلع گورداسپور

سنہ ۱۹۰۶ء

اجرائے خطوط ۱۔ جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت لاہور [illegible] میلہ مال مویشی و اسپاں واسطے تقسیم انعام وغیرہ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء بروز چہارشنبہ [illegible] قبل دوپہر بمقام [illegible] دربار منعقد فرماویں گے جسمیں ضلع ہذا کے تمام درباریاں فوجی افسران

پنشن یافتہ و سول افسران [illegible] واسطے شمولیت [illegible] کے کو اور جن کے نام خطوط [illegible] بعد [illegible] پنشن کارڈ از جانب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جاری ہو [illegible]۔

تیاری ٹکٹ دربار ۲۔ دربار کے داخلہ کے واسطے ٹکٹ تقسیم ہونگے جو کہ دفتر خانہ پری صاحب افسر مال کی زیر نگرانی ہوگی۔ دربار کی نشست کے واسطے نمبر درباریاں کا ٹکٹ مطابق فہرست منظور شدہ کے ہوگا۔ اور سول افسران کی نشست کے واسطے سول لسٹ اور قواعد دربار کو دیکھ لینا ہوگا۔ فوجی افسران کی ترتیب تحصیلدار صاحبان سے دریافت کیجاویگی کرسی نشینان کا نمبر تحصیل وار ہوگا۔ اور وہ بلحاظ اندراج سینیارٹی بٹھلائے جاوینگے۔

انتظام نشست ۳۔ دربار کا خیمہ جگہ انتخاب کے سامنے ایستادہ ہوگا جسمیں صدر کیجانب ایک پلیٹ فارم پر کرسی صاحب پریزیڈنٹ بہادر رکھی جاویگی۔ صاحب پریزیڈنٹ کی دائیں جانب درباریاں بٹھائے جائیں گے۔ درباریوں کے پیچھے دو لائنوں میں ممبران [illegible] کو جگہ دیجاویگی۔ بائیں جانب سول افسران کے لئے کرسیاں بچھائی جاوینگی اس سے آگے پیچھے کی جانب دروازہ خیمہ دربار تک ہر دو جانب پہلی لائنوں میں ملٹری افسران بٹھائے جاویں گے۔ اور انہیں کے ساتھ دروازہ خیمہ کے قریب سب انسپکٹران جگہ پاویں گے۔ بائیں جانب ملٹری افسران کے پیچھے نائب تحصیلداران وغیرہ (جو حیثیت عہدہ کرسی نشین ہیں) کی نشست ہوگی۔ ان سے پہلی لائن میں ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ بٹھائے جاوینگے دائیں جانب ملٹری افسران کے پیچھے والیس پریزیڈنٹان و کرسی نشینان کو جگہ دیجاویگی۔ اور ان نشستوں کے بعد جو جگہ باقی رہیگی ہر دو جانب دروازہ خیمہ کے قریب ذیلداران کیواسطے بنچ لائے بچھا جاویں گے صاحبان یوروپین و ریڈرز کے لئے پلیٹ فارم کے پیچھے متعدد کرسیاں رکھی جاوینگی۔

ہر ایک جماعت کے نشست اور ان امورات کی رہنمائی کے واسطے جو دربار میں انجام پاویں گے۔ ایک ایک منتخب اہلکار تعینات ہوگا اور جب داخلہ شروع ہووے۔ ہر ایک کو اپنا نمبر اور موقع دکھا دینا ہوگا۔ اور تمام باتوں کا انتظام رکھنا ہوگا۔ کہ کوئی بے ترتیبی دربار میں نہ ہونے پاوے۔ اور تمام رسمیات درستی کے ساتھ انجام دیجاویں۔

داخلہ دربار ۴۔ دربار کا افتتاح ٹھیک پونے آٹھ بجے صبح کے ہوگا اس لئے تمام درباریاں و کرسی نشینان و دیگر اصحاب کو جو دربار میں بلائے گئے ہیں۔ سات بجے صبح کے خیمہ دربار پر جانا چاہئے اور جن کے آرام کے واسطے خیمہ دربار سے علیحدہ خیمہ جات نصب ہوں گے۔ اور جب تک داخلہ شروع نہ ہووے۔ انتظار کریں گے۔ داخلہ ٹھیک [illegible] بجے شروع ہوگا۔ داخلہ کے وقت ٹکٹ دربار کا ہمراہ رکھنا ہوگا۔ دروازہ خیمہ کے قریب گارڈ آف آنر پولیس کا کھڑا ہوگا اور جسکی کمان انسپکٹر صاحب کے سپرد ہوگی۔

استقبال صاحب پریزیڈنٹ صاحب پریزیڈنٹ کا استقبال دروازہ خیمہ پر صاحبان اسسٹنٹ کمشنر و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار صاحبان کریں گے۔ اور جب صاحب پریزیڈنٹ خیمہ دربار میں داخل ہوں۔

اس وقت تمام حاضرین دربار ایستادہ ہوں گے اور جب تک کرسی صدر پر نشست فرما نہ ہو جاویں ایستادہ رہیں گے۔

درباریاں کا انٹروڈیوس کرایا جانا ۵۔ صاحب پریذیڈنٹ کی اجازت پر دربار کا افتتاح ہوگا۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر درباریاں کرسی نشیناں کو حسب ترتیب ذیل انٹروڈیوس کراویں گے۔

ا۔ درباریاں "نذر طلائی" دکھاویں گے۔

ب۔ سول افسران

ج۔ فوجی افسران پنشن یافتہ "قبضہ شمشیر" پیش کریں گے۔

د۔ ممبران بار "نذر طلائی" پیش کریں گے۔

ھ۔ کرسی نشین سرکاری عہدہ داران یعنے نائب تحصیلداران و سب انسپکٹران وغیرہ۔ "نائب تحصیلداران کو نذر طلائی و سب انسپکٹران کو قبضہ شمشیر پیش کرنا ہوگا"

و۔ ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ جنکو پانچ روپیہ کی نذر پیش کرنی ہوگی۔

ش۔ وائس پریذیڈنٹان میونسپل۔ نذر پانچ روپیہ

ح۔ کرسی نشیناں " " "

ماسوائے ان کے اور کوئی پیش نہیں ہوگا۔ جب یہ کارروائی ختم ہو جاوے گی تو صاحب پریذیڈنٹ بہادر تقریر فرماویں گے۔

انعام و سندات کا تقسیم ہونا ۶۔ بعد ختم ہونے اسپیچ کے تحصیلدار صاحب گورداسپور صاحب پریذیڈنٹ کے روبرو سے حاضر ہوں گے۔ اور ترتیب وار انعام گیرندگان کو پیش کیا جاوے گا۔ اور جن کو پہلے سے نائب تحصیلدار صاحب دروازہ خیمہ کے قریب حاضر رکھیں گے۔ اور تحصیلدار صاحب کے آواز دینے پر ان کو روانہ کرتے رہیں گے۔ صاحب اسسٹنٹ کمشنر صاحب پریذیڈنٹ کے پہلو میں ایستادہ ہوں گے۔ اور تھیلیاں سے انعام و سندات جو سینی پر چنی ہوئی ہونگی۔ صاحب پریذیڈنٹ کے روبرو پیش کریں گے۔ اور صاحب ممدوح انعام گیرندگان کو اپنے ہاتھ سے عطا فرماویں گے۔ جب انعام تقسیم ہو جاوے گا تو تحصیلدار صاحب واپس جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ جاویں گے اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اطلاع دیویں گے کہ اب کارروائی دربار کی ختم ہوئی ہے۔ اور اس اطلاع پر جناب صاحب پریذیڈنٹ دربار سے تشریف لیجاویں گے۔ اور ان کے تشریف لیجانے پر سب

دربار کا ختم ہونا صاحبان ایستادہ ہوں گے۔ اور کارروائی دربار ختم۔ اور دربار برخاست ہو جاوے گا۔

المشتہر۔ پنڈت سری کشن ریونیو اسسٹنٹ - ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۷ء

مقدمہ ڈاکہ زنی

مجھ پر جو حملہ کیا گیا تھا اسکی خبر کی اشاعت پر جن احباب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے محفوظ رہنے پر شکر الٰہی کیا ہے اور مجھ سے ہمدردی ظاہر کی ہے میں انکی غائبانہ عنایت فرمائی کے لئے جزاہم اللہ احسن الجزا کے سوا کیا عرض کر سکتا ہوں۔ اس مقدمہ کے مزید کوائف یہ ہیں کہ موضع دہینے تحصیل بٹالہ کے زمینداروں میں سے دو ملزم جنہیں دور کے والے اور میرے دوسرے رفیق سفر نے شناخت کر لیا ہے یہاں خدا بخش صاحب سب انسپکٹر بٹالہ نے (جو تفتیش کر رہے تھے) دونوں ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے اور اسی گاؤں کے دو اور آدمی بھی گرفتار کئے ہیں جنہوں نے اس سے پہلے ایک واردات اس قسم کی کی تھی۔ اس واردات میں مجھ پر حملہ کرنیوالوں میں سے بھی ایک شخص کی نسبت ایسا ہی اس تفتیش کے دوران میں شبہ ہو گیا ہے۔ اب ان ملزمان کا ضابطہ چالان عدالت میں کیا جاویگا اور نتیجہ سے پھر اطلاع دیجاویگی۔

پوسٹماسٹر گورداسپور

گورداسپور کے پوسٹماسٹر صاحب لالہ تاراچند ہمارے گذشتہ ہفتہ کے نوٹ کو پڑھکر بہت بیقرار ہوئے ہیں اور انہوں نے تحکمانہ لہجہ میں ایک دھمکی سے بھرا ہوا خط مجھے لکھا ہے شاید خط لکھتے وقت انہوں نے خیال کیا ہوگا کہ میں غلام قادر جیسی رسالے سے جواب طلب کر رہا ہوں پوسٹماسٹر صاحب گورداسپور یاد رکھیں کہ ایڈیٹر الحکم کچی گولیاں نہیں کھیلا ہے۔ جو ان کی اس قسم کی دھمکیوں کی پروا کرے گا۔ وہ واقعات کی بنا پر ان مضامین کے لکھنے سے رک نہیں سکتا جو اس کے فرض منصبی کے اندر ہیں وہ اپنی قانونی ذمہ واریوں کو پوسٹماسٹر صاحب گورداسپور سے بہت زیادہ سمجھتا ہے + پوسٹماسٹر صاحب کو یہ حق تو ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی امر خلاف واقعہ وہ سمجھتے ہیں تو اس کی معقول تردید کریں۔ لیکن یہ ان کا حق نہیں ہے کہ وہ ناجائز دباؤ ڈال کر اس سلسلہ تحریر کو بند کرنا چاہیں۔ ہاں مجھے بھی کوئی ضد اور دشمنی نہیں اگر اصلاح ہو جاوے تو مجھے اخبار میں ایسے مباحث کے چھیڑنے کی حاجت نہیں۔ بہر حال اگر ضرورت ہوئی تو پوسٹماسٹر صاحب کی چٹھیوں کو اخبار میں درج کر دیا جاوے گا تاکہ ناظرین کو پوسٹماسٹر صاحب کی گرما گرم طبیعت کا اندازہ ہو جاوے۔

نواب محسن الملک فوت ہو گئے

نواب محسن الملک کا نام اخباری دنیا اور مسلمان کمیونٹی میں خاص عزت سے لیا جاتا ہے اور فی الحقیقت دنیوی پہلو کے لحاظ سے یہ شخص مسلمانوں کے لئے قابل قدر آدمی تھا۔ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کو شملہ پر محسن الملک کا انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ علی گڑھ کالج کے سکرٹری کا سوال مسلمانوں کے لئے اب ایک معرکۃ الآرا مسئلہ ہوگا۔ اور سکرٹری کے انتخاب کے ساتھ کالج کی زندگی اور موت کا سوال وابستہ ہے۔ نواب محسن الملک مرحوم سرسید کے مذہبی اصولوں سے متفق نہ تھے بلکہ ان سے اکثر مسائل میں اختلاف کرتے اور جھگڑتے تھے تاہم کالج کے مقاصد میں ان کے زبردست حامی اور انکی موت کے بعد تابہ بہترین جانشین ثابت ہوئے۔ افسوس ہے کہ انہوں نے خلیفۃ اللہ المہدی کا زمانہ پایا اور وہ اس سے فائدہ اور فیض نہ اٹھا سکے اور انکی ساری تگ و دو کالج ہی تک رہی اب ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ انپر رحم کرے اور انکی خطاؤں سے درگذر فرماوے۔ (آمین)

قانون انسداد مجالس باغیانہ

۱۸ ماہ رواں کو وائسرائے بہادر کی امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سامنے ایک ایسا مسودہ پیش ہونیوالا تھا جو ایسے جلسوں پر عائد ہوگا جن کے انعقاد سے اشاعت بغاوت یا امن عامہ میں نقص واقع ہونیکا احتمال ہو اس واسطے ان جلسوں کے انسداد کے واسطے حسب ذیل دفعات اس قانون میں وضع کیگئی ہیں۔

اول - اس قانون کا نام قانون انسداد مجالس مغویانہ ۱۹۱۱ء ہوگا۔

(۲) یہ قانون تمام برٹش ہندوستان پر عاید ہوگا (دیسی ریاستیں اس سے مستثنیٰ ہیں) مگر اسیر صرف ایسے صوبوں میں عملدرآمد ہوگا - جنکا گورنر جنرل بااجلاس کونسل وقتاً فوقتاً گزٹ ہند میں اعلان کرے گا

دوم - صوبوں کی گورنمنٹیں اپنے لوکل گزٹوں میں اس صوبہ کے تمام علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں جس کا اعلان گزٹ ہند میں ہو چکا ہے - جلسوں کا امتناع مشتہر کرسکتی - اور اس حصہ کو مشتہر رقبہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

سوم - (۱) اس قانون میں "پبلک میٹنگ" (جلسہ عام) سے ایسا جلسہ مراد ہے جہاں ہر کوئی جانے کا مجاز ہو - یا جہاں کسی ایسے مبحث پر بحث ہونیوالی ہو - جس سے بدمزگی یا نقص امن واقعہ ہونے کا احتمال ہو - یا جہاں کسی ملکی مسئلہ پر حاضرین میں سے ایک یا زیادہ آدمی بحث کرنیوالے ہوں اور جہاں اس قسم کے مضمون کے متعلق تحریری یا چھپے ہوئے رسائل اور اشتہار نمایاں کئے جاتے ہوں یا تقسیم ہوتے ہوں۔

(۲) اگر کسی پرائیویٹ جگہ میں جلسہ کیا گیا ہو اور داخلہ ٹکٹوں سے یا کسی اور ذریعہ سے محدود ہو - تو بھی ایسا جلسہ "پبلک میٹنگ" سمجھا جائیگا۔

(۳) بیس آدمیوں کا مجمع بھی اس قانون کی رو سے "پبلک میٹنگ" شمار ہوگا تا وقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جاوے۔

چہارم - (۱) رقبہ مشتہرہ میں کوئی جلسہ عام منعقد نہیں ہوگا -

(ا) تاوقتیکہ سات روز پیشتر انعقاد جلسہ کی تحریری اطلاع پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر کو نہ دیگئی ہو -

(ب) پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہیں کیا جائیگا۔

(۲) پولیس کا ہر ایک افسر جو انسپکٹر سے کم تر درجہ کا نہ ہوگا اس قسم کے جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ تیار کرنیکو تحریری ہدایت سے ایک دو پولیس افسران یا دیگر اشخاص کو جلسہ میں بھیج سکتا ہے۔

پنجم - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر جیسی حالت ہو - جب چاہے تحریری حکم سے مشتہرہ رقبہ کے اندر ایسے جلسوں کی ممانعت کرسکتا ہے جس سے اس کی رائے میں بغاوت یا بد دلی پھیلنے یا امن عامہ میں نقص واقعہ ہونے کا احتمال ہو۔

ششم - (۱) جو شخص ایسا جلسہ منعقد کرے گا - یا اس میں ... جسکی بابت از روئے ضمن دفعہ ۴ اجازت نہ لیگئی ہو یا تحریری اطلاع نہ دیگئی ہو اسے (۲) قید کی جسکی میعاد چھ ماہ سے زیادہ نہ ہوگی سزا دیجائیگی - یا جرمانہ اور قید دونوں کی سزا دیجاسکتی ہے

(۳) ہر ایک جلسہ جس کا امتناع دفعہ ۵ میں کیا گیا ہے تعزیرات ہند کی فصل نمبر ۸ - اور ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی فصل نہم کے معنے کی رو سے ناجائز مجمع سمجھا جائیگا۔

ہفتم - کوئی آدمی رقبہ مشتہرہ رقبہ کی کسی پبلک جگہ میں یا کسی جگہ جہاں لوگ عموماً جمع ہوتے ہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر کسی ایسے مضمون پر جس سے بدمزگی یا امن عامہ کے نقص کا احتمال ہو - لیکچر دے یا تقریر کرے یا کسی ملکی مضمون کے متعلق چھپے ہوئے رسالے سامعین کو تقسیم کرے یا تحریری کاغذ نمایاں کرے بلا وارنٹ گرفتار ہوسکتا ہے اور ایسے قید کی سزا دیجاسکتی ہے جسکی میعاد چھ ماہ سے متجاوز نہ ہوگی یا جرمانہ اور قید ہر دو قسم کی سزا دیجاسکتی ہے۔

ہشتم - (۱) قواعد مجالس ۱۹۰۷ء جو ماہ مئی میں نافذ کیا گیا تھا اس قانون سے منسوخ کیا جاتا ہے

(۲) ضمن (۲) دفعہ اول قواعد مجالس کی رو سے جو اعلان نافذ کئے گئے ہوں وہ بدستور مروج رہیں گے اور ان کا اجرا اس قانون کی دفعہ ۲ کی رو سے سمجھنا چاہئے۔

(۳) قواعد مجالس ماہ مئی گذشتہ کے عملدرآمد جس کے متعلق اس قانون میں کوئی ذکر نہیں ہے - کوئی اثر نہ ہوگا - اگر کوئی کارروائی ان قواعد کی رو سے کی گئی ہو یا کوئی شخص قواعد مذکور کی خلاف ورزی سے سزایاب ہوا ہو یا تفتیش کی کارروائی کیگئی ہو - یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہو تو وہ بحال اور جاری رہے گی اور سزا دیجاسکتی ہے گویا کہ قواعد مذکورہ منسوخ نہیں ہوئے ہیں۔

مقاصد اور وجوہ دربارہ قانون ہذا

پنجاب اور مشرقی بنگال و آسام میں ایسے جلسوں کی کثرت کی وجہ سے جن کے وسیلے سے بغاوت پھیلائی گئی - یا امن عامہ میں نقص واقع ہوا تھا گورنر جنرل نے امن و سکون اور قانون کے لحاظ آرڈیننس نمبر اول ۱۹۰۷ء قانون کونسل ہائے ہند ۱۸۶۱ء کی دفعہ ۲۳ کی رو سے وضع کیا تھا تاکہ ان صوبوں کے جلسے باقاعدہ ہوا کریں - قواعد مجالس ۱۰ نومبر کو ختم ہو جائیگا - گذشتہ چھ ماہ کے واقعات سے گورنمنٹ ہند کو ضروری معلوم ہوا کہ امن عامہ اور اپنے قانون آبادی کے تحفظ کے واسطے ایک عام قانون بنا کر مغویانہ جلسوں کا مستقل انسداد کیا جائے اور حسب ضرورت ہندوستان کے کسی حصہ میں اس قانون کی دفعات کو نافذ کرنے کی کارروائی کیجائے - یہ مسودہ جو شائع کیا جاتا ہے اسی غرض سے تیار کیا گیا ہے۔

ایچ - ایڈمسن (روزنامہ پیسہ)

جا کے دار الامان میں کیا دیکھا

اولیاء اللہ کے حضور حاضر ہونا پھر وہاں کی کیفیت کو ضبط تحریر میں لانا سطحی خیالات والے کے نزدیک شاید معمولی بات ہو مگر ہمارے نزدیک ہرگز ہرگز معمولی بات نہیں اور کہ وہاں کی کیفیت کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے ہی ایک بڑے لمبے مضمون کی ضرورت ہے جس کی میرے جیسے عدیم الفرصت انسان کو فرصت نہیں کیونکہ اول تو ہم کو فرصت ہی میسر نہیں آتی کہ دار الامان میں اطمینان کے ساتھ کچھ روز رہ سکیں اور وہاں کی کیفیت سے حظ حاصل کر کے اسکی تصویر کھینچنے کے قابل ہو سکیں وجہ یہ کہ اگرچہ ہمارے دفتر میں تعطیلیں تو ضرور ہوتی ہیں مگر سخت ناقص طور پر یعنے اگر کوئی تعطیل چار دن کی آجاوے تو اس میں ایک دن یعنے تیسرے دن ضرور دفتر کی حاضری مقدم کر دیجاتی ہے کیا معنے اکہ تیسرے روز دفتر چند گھنٹوں کے لئے ضرور کھلتا ہے جس کیوجہ سے دو دن سے زیادہ کہیں رہنا میسر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جسطرح کہ ہمارے پیارے بھائی اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی ایک دفعہ گھبرا کر چلا اٹھے تھے کہ ع مجھے ماں باپ کی خدمت سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ بارہا ہم کو بھی کہنا پڑتا ہے کہ ع ہمیں سرکار کی خدمت سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ مگر کیا کریں مجبوری ہے قہر درویش برجان درویش۔

میرے پیارے بھائی بابو علی احمد صاحب کلرک دفتر چیف سپلائے اینڈ ٹرانسپورٹ لاہور چھاونی جن کے دل میں اپنے پیارے وآقا مسیح موعود علیہ السلام کے دیدار کا شوق زیادہ سے زیادہ جوش مار رہا تھا ایک عرصے سے اسی کے خواہاں تھے یعنے چاہتے تھے کہ چار پانچ چھٹیاں ہوں تو دار الامان چلیں مگر ایسا موقع اب تک میسر نہ آتا دیکھکر آخر کار دسہرہ کی چھٹیوں پر عزم بالجزم کر لیا کہ ضرور چلیں گے چنانچہ ۱۳ تاریخ ماہ حال کو صبح کو روانہ ہو کر سوا بارہ بجے ہم دونوں دار الامان میں پہونچے۔ ہم دونوں کو ان دو تعطیلوں میں جو صرف ۱۳ و ۱۴ کی تہیں اور ۱۵ کو حاضری تہی صرف ۲۴ گھنٹے دار الامان میں رہنا میسر ہو سکا اور اسمیں بھی ۶ گھنٹے نیند میں صرف ہوئے باقی ۱۸ گھنٹے رہے خیال کرنا چاہئے کہ ان ۱۸ گھنٹوں میں ہم نے دار الامان میں کیا دیکھا؟ ناظرین خود قیاس کر سکتے ہیں کہ یہ بہت قلیل وقت ہے اس میں کوئی ایسا نظارہ مشکل سے نظر آ سکتا ہے جسکی کیفیت کی کامل طور پر تصویر کھینچی جا سکے۔ مگر حضرت امام المتقین علیہ السلام کے عقلی اعلیٰ نمونے دیکھنے کا اتفاق میسر آگیا اور نیز اور دوسرے امور بھی قابل ذکر ہیں اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ تہوڑی دیر کے لئے ناظرین کو تکلیف دیکر وہ ان کے آگے پیش کر دیں ممکن ہے کہ کچھ نہ ہو تو حضور کے اخلاق اور حضور کے اثر سے ہی کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جاوے۔

اگرچہ حضرت اقدس امام مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت بسبب زکام وکھانسی کے ناساز تہی مگر حضور کا قاعدہ ہے کہ جب ذرا بھی افاقہ ہو تو آپ ضرور باہر تشریف لایا کرتے ہیں چنانچہ نماز عصر کے وقت حضور تشریف لائے چونکہ نماز میں ذرا ابھی دیر تہی اس لئے حضور تہوڑی دیر بیٹھے مختلف احباب سے ملاقاتیں ہوئیں مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے ہم کو اور بابو علی احمد صاحب کو یہ کہتے ہوئے کہ یہ بھائی میانمیر (لاہور چھاونی) سے آئے ہیں حضور سے ملایا اس کے بعد مفتی صاحب باہر کے بھائیوں کے آئے ہوئے خطوط کے متعلق گذارشیں کرتے رہے جن میں سے ایک خط میں یہ بھی تہا کہ ایک بھائی نے لکھا تہا کہ میرا ایک مقدمہ ہے اور فریق مخالف کے وکیل جناب نور احمد صاحب ہیں حضور ان کو منع کر دیں کہ میرے مخالف کی وکالت وہ نہ کریں۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ حق دیکھنا چاہیئے اگر ایک مخالف حق پر ہے تو اس کا مقدمہ لینے میں کوئی برائی نہیں ہے اور ایک مثال پیش کی کہ آنحضرت صلعم کے وقت میں ایک یہودی اور ایک مسلمان کا بھی ایسا ہی واقعہ پیش آگیا تہا مگر یہودی حق پر تہا سو آنحضرت صلعم نے فیصلہ یہودی کے حق میں دیا تہا۔ پھر خواجہ کمال الدین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ نظیر ہمارے لئے کافی ہے اور اسی کو زیر نظر رکھنا چاہیئے۔ اس تقریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضور کے اندر حق پرستی کا مادہ کس قدر کوٹ کوٹ کر بہرا ہے اور کسقدر آپ کی روح میں حق کا جوش ہے۔ اور کہ جو حضرات حضور کو متعصب کا خطاب دیتے ہیں وے کیسی شرمناک حرکت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

مسجد مبارک کی عمارت زیر تعمیر ہے اور ماشاء اللہ مسجد مبارک میں اب بہت سی وسعت ہو گئی ہے جس سے احباب بہت سا فائدہ حاصل کر سکینگے حضرت اقدس کے ہمراہ نماز میں شامل ہونے سے بسبب تنگی جگہ کے جو بھائی محروم ہو جایا کرتے تھے اب وہ تنگی دور ہو گئی ہے یہ بھی اللہ تعالے کا ایک فضل عظیم اور **وسع مکانك** کا ایک نیا نظارہ ہے۔

مفتی محمد صادق صاحب اور مولانا شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے اخلاق تو ہیں ہی ماشاء اللہ قابل تعریف جنکی آزمائش کا ہم کو اکثر موقع ملا ہے۔ مگر اب کی دفعہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی کے اخلاق فاضلہ کی آزمائش کا اچہا خاصہ موقع نصیب ہوا۔ مسئلہ جواز سود کے متعلق جو کچھ مولانا نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی نے اپنی کتاب الحقوق الفرائض میں بحث کی اوسپر دیر تک ہم مولانا سے گفتگو کرتے رہے آپ نے ہماری باتوں کو نہایت متانت سے سنا اور ایسا ہی ہر ایک اعتراض کا نہایت مناسب اور عمدہ لہجہ میں جواب باصواب دیا مولانا کی اس خوش خلقی سے پیش آنے نے ہم کو بہت کچھ شکریہ کا موقع دیا۔

مولانا نور الدین صاحب حکیم الامۃ کے ساتھ کچھ عرض ومعروض کرنیکا ہم کو موقعہ نصیب نہیں ہو سکا۔ مگر مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے اخلاق سے ہم نے البتہ فائدہ اوٹھایا۔ ایسا ہی منشی برکت علی خاں محرر الحکم بھی قابل تعریف ہیں منشی محمد ظہیر الدین صاحب سب ایڈیٹر الحکم بھی اچھے اخلاق سے پیش آئے۔

نماز عصر کے بعد ایک ایسا عجیب نظارہ مسجد اقصےٰ میں دیکھنے میں آیا کہ سبحان اللہ! ہم نے دیکھا کہ نماز عصر سے فراغت پاتے ہی مدرسہ کے تمام طلباء ایسے ہی دوسرے تمام احباب کے علاوہ پیشہور اور پریسوں کے ملازم وغیرہ وغیرہ تمام ملازم مسجد کے صحن میں حلقہ باندھکر اور قرآن شریف ہاتھوں میں لیکر جمع ہو گئے۔ وہاں حسن اتفاق سے ہماری اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی بھی ملاقات بایں طور پر ہو گئی کہ بابو علی احمد صاحب میرے ساتھی کے ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب

ایک دوسرے سے خوش اخلاقی میں بڑھے ہوئے ہیں اور یہ تمام ہمارے سید و مولا کی پاک صحبت کا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں بھی ایسی باتیں پیدا کر دے۔ آمین۔

بالآخر حضرت نقدس مآب امام المتقین جناب مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ احسان فرمایا ہے وہ بھی قابل ذکر ہے اور آپ کے اخلاق فاضلہ کا ایک نمونہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز ہیں اور ہمدردی بنی نوع آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ ہم نے ۲۴ تاریخ کو ہم نے واپس آنا تھا کیونکہ ۲۵ کو ہماری حاضری تھی صبح کی نماز میں حضرت اقدس بوجہ زکام و کھانسی کے تشریف نہ لاسکے ہم نے خواجہ کمال الدین صاحب سے کہا کہ اگر حضرت اقدس سے اجازت ملجاتی تو ہم چلے جاتے کیونکہ کل ہماری حاضری ہے خواجہ صاحب نے حضرت کی خدمت میں ایک رقعہ لکھا جسمیں صرف ہم دونوں کا ذکر تھا حضرت اقدس رقعہ پہونچنے کے تھوڑی دیر بعد تشریف لائے جس سے ہم دونوں کو اجازت طلب کرنیکا موقعہ بھی نصیب ہوگیا اور بابو علی احمد صاحب کی بیعت بھی ہوگئی خوش قسمتی سے یہ بڑا عمدہ موقع نصیب ہوگیا اسوقت سوائے خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے و بابو علی احمد صاحب اور خاکسار راقم السطور کے کوئی اور شخص نہ تھا اس سے ہر ایک بھائی خیال کرسکتا ہے کہ کیا عمدہ موقع نصیب ہوگیا۔ اس سے پہلے بھی ہم کو ایک دفعہ ایک نہایت ہی عمدہ موقع نصیب ہوا تھا اور وہ نہایت ہی مبارک موقع تھا۔ لاہور سے ہم چند بھائی دارالامان گئے تھے جنمیں مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر بھی تھے۔ منشی تاج الدین صاحب لاہوری بھی تھے اور سعادت خوش قسمتی سے سونے کے لئے وہ جگہ میسر آگئی تھی کہ جہاں خدا کا مسیح سوتا ہے گرمیوں کا موسم تھا ۱۹۰۵ء کی سال تھی محرم کی نویں تاریخ تھی چونکہ تمام شیعہ اور سنیہ خصلت ماتم حسین (علیہ السلام) میں مبتلا تھے وہاں ہم خدا تعالیٰ کی حمد سے رطب اللسان تھے اور خدا کے اس برگزیدہ کے حسن اخلاق کا تذکرہ ہمارا رگ و ریشہ کر رہا تھا۔

الحمد و المنة کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو اس برگزیدہ بندہ کے پہچاننے کی بصیرت عطا کی پھر اس کے وجود سے ہمکو فائدہ پہونچایا۔ برادران! یہ سب اللہ تعالیٰ کے احسان ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنیکا وقت ہے کہ ہم سب جسطرح اسپر ایمان لائے ہیں اسیطرح عمل میں بھی ویسے ہی کامل و پختہ ہو جاویں جیسے کہ اسکے مبعوث کرنے سے مولا کریم کی منشاء ہے۔ آمین ثم آمین۔ یہ ہے مختصر سا جواب دارالامان میں جاکر کیا دیکھنے کا۔

فالحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً ہو مولانا نعم المولیٰ و نعم النصیر و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ فقط۔ خاکسار محمد حسین از لاہور رہبار فی ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء

حکیم الامة اور تراویح

مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو درس قرآن شریف کے بعد ایک نووارد صاحب نے حضرت حکیم الامة سلمہ ربہ سے استفسار کیا کہ نماز تراویح کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔

حضرت حکیم الامة نے فرمایا کہ میرے خیال میں ماہ رمضان میں ایک تو روزہ دل کا حکم ہے دوسرے حسب طاقت دوسروں کو کھانا کھلانا تیسرے درس قرآن کا چوتھے قیام رمضان کیا یعنی نماز میں معمول سے زیادہ کوشش۔ صحابہ میں تینوں طریق قیام رمضان کے رائج تھے۔ بعض تو بیس رکعتیں باجماعت پڑھتے تھے بعض آٹھ رکعتیں اور بعض صرف تہجد گھر میں پڑھ لیتے۔ اسپر نووارد صاحب نے کہا کہ رسول اللہ صلعم سے تو نماز تراویح کا پڑھنا تین چار دن سے زیادہ ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے بعض لوگ اسکو بدعت عمری کہتے ہیں۔ حضرت حکیم الامة نے فرمایا کہ خواہ آنحضرت نے صرف ایک دن ہی نماز تراویح پڑھی ہو سنت تو ہو گئی۔ دوام نہ کرنے سے سنت تو نہیں ٹوٹتی۔ ہاں فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ مگر سنت پر عمل کرنا ہی تو چاہئے۔ اور یہ جو آپ نے بدعت عمری کہی ہے۔ اسمیں ہرج کیا ہے چلو بدعت عمری ہی سہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اس آیت سے عمرؓ کی اتباع کا بھی تو حکم ہے۔ اگر ہم ایسے بزرگوں کے احکام کی اتباع جو صحابہ رضی اللہ عنہم کرتے تھے تو صرف اسی واسطے کہ اللہ کریم کا حکم ہے والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔ اسپر صاحب موصوف بولے کہ آپ کا اپنا عمل کسطرح سے ہے؟ حضرت حکیم الامة نے فرمایا کہ اپنے فتوی کے بخلاف عمل میں کسطرح کرسکتا ہوں۔ تراویح کے متعلق میرا فتوی تو یہی ہے جو میں نے بتا دیا۔ اگر کوئی عمدہ قرآن پڑھنے والا ہو تو اس کے پیچھے بیس رکعت ہی پڑھ لیتا ہوں۔ اور کبھی آٹھ رکعت ہی پڑھ لیتا ہوں اور کبھی صرف تہجد ہی پڑھتا ہوں۔ یہاں تو کل سنت صحابہ کی پوری ہو جاتی ہے اور شاید آپ کو تو معلوم نہیں میں کوئی تین برس سے بیمار رہتا ہوں اسلئے آجکل بڑی مسجد میں جا نہیں سکتا۔ اسپر نووارد صاحب بولے کہ اب مجھے اچھی طرح سے یہ بات سمجھ میں آگئی ہے۔ (ظہیر)

پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کی توجہ طلب

مسلمانوں کے حقوق کو تلف کرنے کیلئے جو ناجائز تدابیر اور مساعی کیجاتی ہیں میں نے وقتاً فوقتاً ان پر روشنی ڈالی ہے۔ محکمہ ڈاکخانہ امرتسر ڈویژن کے متعلق مجھے ایک عرصہ سے مضامین لکھنے کا موقع ملا ہے اور بارہا میں نے مسلمانوں کے حقوق کو تلف ہونے سے بچانے کی سعی کی ہے جس میں اعلیٰ افسروں کی انصاف پسندی سے مجھے کامیابی ہوئی ہے۔ حال میں دو مسلمانوں کے حقوق کو امرتسر کے ہیڈ آفس میں تلف کیا گیا ہے اور میں گناہ سمجھتا ہوں اگر اس معاملہ کو صاحب پوسٹماسٹر جنرل کی توجہ کے لئے پیش نہ کروں امرتسر کے بڑے ڈاکخانہ میں دو آسامیاں ملعب کے گریڈ کی خالی تھیں۔ عام قاعدہ اور دستور کے موافق چاہئے تو یہ تھا کہ ان اسامیوں کے پر کرنے کیلئے گریڈیشن لسٹ کو دیکھ لیا جاتا اور جو ان اسامیوں کا مستحق ہوتا اسکو دیجاتیں مگر برادران یوسف کی مہربانیاں کب اپنا اثر کئے بغیر رہ سکتی تھیں چنانچہ باہمی صلاح و مشورہ کے بعد وہ دونوں آسامیاں دو ہندو کلرکوں کو یعنی ٹیک چند اور بھگت رام کلرکان ڈاکخانہ مذکور کو عطا کر دی گئیں حالانکہ منشی اللہ دتا کلرک ڈاکخانہ امرتسر اور منشی نور الدین سب پوسٹماسٹر کٹھو نگل ان دونوں سے سینیر ہیں۔ یہ آسامیاں بجائے ٹیک چند اور بھگت رام کو ملنے کے منشی نور الدین اور منشی اللہ دتا کو ملنی چاہئے تھیں مگر ان دونوں کے حقوق کو تلف کرکے ٹیک چند اور بھگت رام کو دیدی گئی ہیں اگرچہ یہ تقرر امرتسر کے ہیڈ پوسٹماسٹر نے کیا ہے مگر وہ بوجہ نئے ہونے کے امرتسر ہیڈ آفس کے چلتے پرزوں سے ابھی واقف نہیں ہوئے۔ بہرحال میں امید کرتا ہوں کہ جب یہ معاملہ صاحب پوسٹماسٹر جنرل کی توجہ میں آئیگا تو انصاف ہوکر رہیگا اس لئے کہ مسٹر سیکسپول انصاف پسندی اور حق پژوہی میں مشہور ہیں اور انہیں پوری واقفیت ہے گریڈیشن لسٹ کو دیکھ لیا جاوے اگر ٹیک چند اور بھگت رام واقعی حقدار ثابت ہوں تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ورنہ اس فروگذاشت کا مناسب انسداد ہونا چاہئے اور آئندہ کیلئے ایسی کارروائیوں کا مناسب تدارک کیا جاوے۔ واقعات پر غور کرنے کے بعد صاحب سپرنٹنڈنٹ امرتسر ڈویژن بھی اس کارروائی سے واقف

کلمات طیبات حضرت امام الزمان علیہ الرحمٰن

۱۷ اکتوبر - بوقت سیر

ایک شخص نے سوال کیا کہ نماز میں کھڑے ہو کر اللہ جل شانہٗ کا کس طرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہیئے؟

حضرت اقدس نے فرمایا۔ موٹی بات ہے قرآن شریف میں لکھا ہے ادعوہ مخلصین لہ الدین ۔ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے۔ چاہیئے کہ اخلاص ہو احسان ہو اور اسکی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اسطرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا سے سچا تعلق ہو جاوے اور اُسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔ اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورہ فاتحہ میں ہی آ جاتا ہے دیکھو ایاک نعبد وایاک نستعین میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کیگئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت طلب کیگئی ہے۔ اور پھر اس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کیلئے درخواست کیگئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہیں کی اتباع اور انہیں کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے کہ ان لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان میں ہی ان پر غضب نازل ہوا۔ یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا۔ اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے طبعی نفرت ہو۔ اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں جاہ و جلال مال و دولت عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو۔ اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہوا ہے جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں۔ وہ گمراہ ہے اور محض جھوٹا ہے۔ پھر نماز اصل میں ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے یعنی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

فرمایا۔ مصائب اور شدائد کا آنا نہایت ضروری ہے کوئی نبی نہیں گذرا جس کا امتحان نہیں لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو اس کیلئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو ایک پہلو پر جا نیوالے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہیں کہ خدایا وہ راہ دکھا جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے آخر جب نبیوں والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کیجاوے گی تو پھر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے مال و دولت میں بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہوں کوئی ابتلا بھی نہ آوے اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیم پر دیکھو کیسا نازک ابتلا آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی کریم صلعم کا زمانہ آ گیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی ہی تو بڑی بلا ہے خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھاتے اور پھر دعوٰی کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو انبیا کا دوسرا نام اہل بلا و اہل ابتلا بھی ہے ابتلاؤں سے کوئی نبی بھی خالی نہیں رہا۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے۔ اور پھر انبیا کو تو رہنے دو۔ امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں آخری وقت میں جو ان کو ابتلا آیا تھا کتنا خوفناک ہے لکھا ہے کہ اسوقت انکی عمر ۵۷ برس کی تھی اور کچھ آدمی انکے ساتھ تھے جب ۱۶ یا ۱۷ آدمی ان کے مارے گئے۔ اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرہ بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا جاہل تو کہیں گے کہ وہ گنہگار اور بد اعمال تھے اسلئے انپر یہ تکلیف آئی مگر انکو یاد رکھنا چاہیئے کہ آرام سے کوئی درجہ نہیں ملا کرتا۔ جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دیئے جاتے ہیں اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں صبر کرنا نہیں چاہتے اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دیں جیسے کہ شیعہ لوگ ہیں کہ اس حقیقت کو تو دیکھتے نہیں جو امتحانوں اور آزمائشوں کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے اور نہ ہی اسکی پروا کرتے ہیں مگر سیاپا کرنا ترک کئے جانے ہیں اور چھوڑنے میں نہیں آتے۔ کیا امام حسین نے انہیں وصیت کی تھی کہ میرے بعد میرا سیاپا کرتے رہنا۔ یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقرب لوگ گذرے ہیں انکو بڑے بڑے تلخ امتحان ہوئے ہیں۔ اور جو پہلوں کا حال ہے وہ آنے والوں کے لئے ایک سبق ہے۔ یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایکطرف تو انسان چاہے کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہوں اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بنجاوے یہ تو ایسا مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گذر جانا بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جبتک ابتلاؤں

واقعات حقہ کا انکار ٹھیک نہیں

ساڑھے تیرہ سو برس گذرنے کو آئے جب خدا نے محض اپنے فضل سے ایک روشن چراغ کو منور کرنے کا ارادہ کیا اور دنیا کو اپنی ہستی اور مالکانہ اختیارات کا ایک زندہ ثبوت دینا چاہا چنانچہ اس نے ایک شخص کو پیدا کیا جس کے والدین بچپن میں ہی فوت کر دیئے اور دنیا پر اسکی یتیمانہ حالت اور بے بسی اور بے کسی کا زمانہ ظاہر کر کے جتلا دیا کہ دنیا کے فرزند کیا جانتے ہیں کہ یہ کیسا در یتیم ہے اور کس قادر اور توانا ہستی کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ وہ بچہ یتیم بیکس اور حلیم الطبع تھا اور بظاہر نظر دوسروں کا دست نگر تھا دنیا کے سرد و گرم اور اتار چڑھاؤ سے بالکل ناواقف اور محض نابلد تھا۔ دوسروں کی نگرانی میں پرورش پاتا اور یتیموں کیطرح اپنی حاجات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ دنیا کے کیڑے کبھی بھولے سے بھی یہ خیال دل میں نہ لاتے تھے کہ یہ وہ پاک روح ہے جو کروڑہا مخلوقات کو اپنی طرف کھینچے گی اور لکھوکھا انسان اس کے اشارہ پر ہی سر کٹوانے کو تیار ہو جاویں گے اور اپنے خونوں کو پانی کیطرح بہا کر عزیز جانوں کو اس کے حکم سے خرچ کریں گے۔ وہ بچہ اپنے ہم جولیوں سے کھیلتا بھی تھا اچھلتا اور کودتا بھی تھا۔ دوسروں کیطرح ہی کھاتا پیتا اور روتا چلاتا تھا مگر فرق تھا تو یہ تھا کہ دوسرے لڑکے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اپنے والدین کو مجبور کرتے اور انہیں کو اپنا معبود سمجھتے تھے مگر یہ اندر ہی اندر کچھ کے کچھ خیالات دوڑا کر خاموش ہو رہتا۔ اس کا معبود کوئی اور ہی تھا وہ اُسی سے سرور حاصل کرتا۔ اور اپنی خواہشات کو پورا کرتا تھا۔ اس کی روح دن بدن عروج پر تھی اور ایک لاحد و دہستی کیطرف بلند پرواز یاں کر رہی تھی وہ اپنے سارے آرام اور ذائقے اسی ایک ہستی میں معلوم کرتا تھا۔ اور اگر کبھی اپنے اندر گھبراہٹ اور بے چینی پاتا تو خلوت میں جا کر اپنے دل کے بخار نکال لیتا اور اپنے آنسوؤں سے دل کو ٹھنڈا کرتا اور اسی ایک سے اپنی امیدیں پوری کرنی چاہتا وہ بچپن سے ہی اس دنیا کو چند روزہ اور فانی سمجھتا تھا اور اپنا حقیقی کارساز اور امیدوں کا بر لانیوالا صرف ایک غیب الغیب وحدہ لاشریک ہستی کو سمجھتا تھا۔ مگر یہ جو کچھ تھا اندر ہی اندر تھا دنی الطبع لوگ ان بھیدوں سے واقف نہ تھے۔ وہ بچہ ان لوگوں کے سامنے جوان ہوا اسکی راستبازی پاک دامنی صاف دلی اور دیانتداری کے سب چھوٹے بڑے قائل تھے اور ہر ایک نیک مجلس میں اسکی مدح سرائی کیجاتی تھی ——

+ + + + + + + + + + + + + + +

ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے تجارت کا کام سیکھا۔ وہ اوّل درجہ کا دیانتدار سوداگر اور ایماندار تجار تھا۔ مگر باوجود دنیا کے اتنے بڑے دھندے میں مستغرق اور منہمک ہونے کے وہ بالکل الگ تھلگ تھا۔ وہ اپنے ہر فعل اور ہر قول میں اُسی ایک حقیقی مالک الملک اور کارساز سے مدد مانگتا تھا۔ سوداگری میں نگاہ تو اسباب پر ہوا کرتی تھی مگر وہ حقیقی اور اصلی مسبب الاسباب کو دیکھتا تھا۔ اسی اثنا میں اسکی شادی بھی ہوئی اور ایک بڑی مالدار دیانتدار اور نیک نفس عورت نے اسے اپنے لئے انتخاب کیا ہر طرح سے اس کے ساتھ بڑے بڑے گہرے تعلقات قائم کئے گئے اور چاروں طرف سے کھینچا جاتا مگر جوں جوں دنیا اسکی طرف کھنچتی تھی توں توں وہ اس سے آزاد ہو کر اور بڑے حوصلے سے کام لیکر اپنا پیچھا چھڑائے جاتا تھا۔ ہوتے ہوتے اس کے قوائے اپنے پورے کمال کو پہنچ گئے۔ اور وہ اس منزل کے سب امتحانوں اور ابتلاؤں میں پورا اترا۔ دنیا تو اسے کچھ اور ہی سمجھے بیٹھی تھی مگر ہونا وہی تھا جو پہلے ہی سے مقدر تھا خواہ دنیا لاکھ رنگ کے زٹلی کرے ہزاروں جدوجہد اور کوششیں کرے اور کروڑوں مرتبہ سر پٹکے مگر آخر جن کاموں کو خدا کرنا چاہتا ہے وہ ہو کر ہی رہتے ہیں ؎

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

وہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ جب پھل دینے پر آیا۔ تو باغبان نے مختلف حالتوں میں اسکی مختلف طریقوں سے آبپاشی کی جب ہر طرح سے اسکی درستی ہو گئی تو اس نے بے بہا پھل دینے شروع کئے ان پھلوں میں کچھ عجیب عجیب تاثیریں تھیں ہزارہا قسم کی ردی اور مہلک بیماریاں اُن کے استعمال کرنے سے دور ہوتی تھیں۔ اور ہزاروں کو فائدہ پہنچاتا تھا۔ مگر یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ دنی الطبع لوگ باوجود کسیقدر ذائقہ چکھنے اور فائدہ اٹھانے کے اس پھل کے اصلی نام سے ہی واقف نہ ہو سکے اور سوائے ایک دو آدمیوں کے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آیا کہ اس حقیقی رب اور پرورش کرنیوالے کیطرف نظر کریں جس سے اس درخت کی جڑیں رطوبت حاصل کرتی تھیں۔ جب وہ درخت اپنے پورے زور پر تھا تو آواز دینے والے نے آواز دی کہ اے میرے ہاتھ کے لگائے ہوئے پاک اور مطہر درخت تو دنیا کو کہدے کہ میں ایک رسولی درخت ہوں۔ دن بدن بڑھوں گا اور پھولوں گا ہزارہا لوگ میرے سایہ کے نیچے آکر آرام لیں گے کروڑوں درخت میرے ہی بیجوں سے اگیں گے باد مخالف مجھپر اثر نہیں کر سکتی۔ ہزاروں جھونکے آئیں اور آندھیاں چلیں اور طوفان اڈھتے چلے آئیں مگر میرے بیج بڑھیں گے اور درختوں کی شکل میں نمودار ہوں گے۔ اور ایک وقت آئے گا جب یہ درخت اپنے پورے کمال کو پہنچیں گے اور دنیا حیرت کی نگاہ سے دیکھے گی۔ اگر درمیانی عرصہ میں وہ درخت بے پھل اور خشک سے نظر آئیں تو گھبراؤ مت کہ آخر ان کے لئے ایک وقت مقرر ہے جو بہار کا موسم ہے۔ ناظرین یہ پاک اور نوری درخت ہمارے حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ صلعم خاتم النبین کا وجود باوجود ہے اور آواز دینے والا اللہ کریم خالق الکل اور مالک الکل اور حقیقی رب ہے وہ ذرہ ذرہ کی پرورش کرتا اور ادنےٰ سے اعلےٰ حالت تک پہنچاتا ہے وہی ہے جو خود ہست ہو کر اپنی قدرت کاملہ سے دوسری چیزوں کو ہست کرتا ہے اور اپنی ہستی کا زندہ ثبوت دینے کے لئے مناسب وقتوں پر اپنے رسول مبعوث کرتا رہتا ہے۔ اور مخلوقات کو اپنی مرضی سے مطلع کرتا رہتا ہے۔ وہ بڑا مہربان اور رحیم خدا ہے جس نے یہ معلوم کر کے کہ انسان نہایت کمزور ہستی ہے اور خواہ کتنی ہی کوشش کرے دوسرے انسان کی مرضی سے ہی بخوبی آگاہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ شخص خود اپنی مرضی کو ظاہر نہ کرے اس لئے اس نے محض اپنے فضل سے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے اپنی مرضی کو ظاہر کرنے کا قانون مقرر کیا۔ اور وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہنا اور اپنے پچھلے احکام اور قدرت نمائیوں کو قصول اور کہانیوں کے درجہ سے نکال کر واقعات حقہ اور یقینیہ ثابت کرنا نہایت ضروری سمجھا۔ اور اسی غرض کو پورا کرنے کیلئے اس نے محمد رسول اللہ صلعم کو مبعوث کیا اور حکم دیا کہ ان لوگوں کو اِنّی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً کا اعلان

(نجم محمد)

سنا دیئے اور ساتھ ہی وعدہ دیا کہ مخالفوں کی مخالفت اور دشمنوں کی دشمنی اور قاتلوں کے قتل سے میں تجھے محفوظ رکھوں گا اور واللہ یعصمک من الناس کی والی اقتداری پیشگوئی بڑے زور شور سے تمام معاندوں خون کے پیاسوں اور جانی دشمنوں کے سامنے سنادی اور بڑے دعویٰ سے سنادی کہ **خالق الکل اور مالک الکل خدا تمہارے** ہر ایک طرح کے شر سے مجھے محفوظ رکھے گا۔ اللہ اللہ کتنا بڑا دعویٰ ہے وہ یتیم بیکس حلیم دل انسان خدا کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں ہر آن اس پر نازل ہوتی رہیں اپنے تمام مخالفوں کو للکار کر کہتا ہے کہ باوجود تم لوگوں کی کوششوں اور طرح طرح کے منصوبوں اور قتل کے ارادوں کے میرا مولا اور میرا حقیقی حافظ اور ناصر تمہارے ہر ایک طرح کے شر اور منصوبہ سے مجھے بچائے رکھے گا۔ کیا کوئی دنیا کا عقلمند وسایل اور اسباب پر غور کر کے نتیجہ نکالنے والا ایک منٹ کے لئے بھی اس دعوے کو باور کر سکتا ہے؟ اور ہوسکے ہی دل میں خیال لا سکتا ہے کہ ایک یتیم بیکس بے سروسامان شخص کا کوئی **خفیہ دوست اور مولا** اس کے تمام دشمنوں سے اسے محفوظ رکھے گا؟ اللہ اکبر کتنا بڑا عظیم الشان دعویٰ ہے اور کسی **خفیہ ہستی** پر کیسا **حق الیقین** ہے، مگر افسوس کہ اس دعوے کے سنتے ہی وہی لوگ آنحضرت صلعم کو (معاذ اللہ) مجنوں سودائی جادوگر اور دوکاندار وغیرہ کہنے لگ گئے جو پہلے آنحضرت صلعم کی عقلمندی دیانتداری اور راستبازی کے گیت گاتے تھے۔ اور دعوے سنتے ہی کوئی کہنے لگ گیا کہ آنحضرت صلعم کو (معاذ اللہ) دنیا کی ہوا لگ گئی اور روپیہ کمانے کا ایک ڈھنگ نکال لیا اور یہ سارا **سلسلہ محض ایک دوکانداری ہے**۔ اور معاذ اللہ وہ سب الزام لگاتے جو اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا کے تحت میں داخل ہیں اور باوجودیکہ آنحضرت صلعم نے انکو بارہا سمجھایا کہ دیکھو چالیس برس تک اس سے پہلے میں تم ہی میں گزارے اور تم سب لوگ میری راستبازی اور دیانتداری کے گواہ ہو تو کیا اب ہی میں جھوٹ بولنے لگ گیا اور بار بار فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کا دعویٰ پیش کر کے انکو سمجھاتا مگر (معاذ اللہ) وہ لوگ هٰذَا سِحْرٌ کَذَّابٌ اور اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ کَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ بکا ہی کہتے رہے کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ جلد بازی سے کام نہ لیتے اور اس مدعی کے انجام کو دیکھتے جو زمین و آسمان کے خالق اور حقیقی مالک کے ساتھ کلام کرنے اور اپنی سچی محبت اور دوستداری کا دم مارتا تھا مگر افسوس کہ انہوں نے ذرہ بھی پرواہ نہ کی۔ جہاں تک میں سوچتا ہوں مجھے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر اُن لوگوں کو خدا کے ساتھ محبت ہوتی اور انکی دشمنیں اور دوستیں خدا کے لئے ہوتیں اور وہ خدا سے پیار کرنیوالے ہوتے اور اسی کو اپنا معشوق سمجھنے والے ہوتے تو ہرگز ہرگز تکذیب اور مخالفت کے درپے نہ ہوتے اور ایسی منصوبہ بازیوں اور بیجا افتراپردازیوں پر کبھی کمر نہ باندھتے کیونکہ آنحضرت صلعم نے اور تو کچھ نہیں کہا تھا انہوں نے تو یہی فرمایا تھا کہ وہ خدا جس کو تم لوگ ڈھونڈتے ہو اور بعضے تم میں سے اسکی عاشقیت کا دم بھرتے ہو اور اکثر اپنی بداعمالیوں کیوجہ سے اس سے غافل ہو بیٹھے ہو اور نیکی روگرداں ہوگئے ہو وہ میرے ساتھ بولا ہے اور اس نے اپنی ہستی کا مجھے آپ ثبوت دیا ہے اور وہی زندہ **خالق الکل اور مالک الکل خدا ہے**۔ اگر تم حقیقی طور پر اسکی جستجو کرنیوالے ہو اور اسکی محبت کا دم بھرنیوالے ہو تو میرے پیچھے پیچھے ہو لو تاکہ میں تمہیں اُس حقیقی دلدار کی باتیں سناؤں اور میری باتیں بنتی بناتی نہیں ہیں بلکہ میں تو اسی کی طرف سے چند باتیں بتانے کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں مگر وہ تو رسوم کے پابند تھے ان کے معشوق تو بیجان بت اور خالی نکمے تھے۔ اس لئے آنحضرت صلعم کا دعوے سنتے ہی وہ لوگ آگ بگولا ہو گئے اور مخالفت پر کمر باندھ لی عقلمند سوچ سکتے ہیں کہ اگر انہیں خدا سے محبت ہوتی اور اس کے سچے عاشق ہوتے تو خواہ انہیں کوئی جھوٹ موٹ اور تصنع سے ہی باتیں سناتا مگر وہ مزے سے سنتے۔ کیونکہ ہم دنیا میں ان کے افعال اور اقوال کو بنظر غور دیکھنے سے معلوم کرتے ہیں کہ جن سے ان کو کسیقدر بھی سچی محبت ہوتی ہے ان کے حالات اور خیالات کو بڑے تپاک سے سنتے ہیں اور خواہ کوئی جھوٹی باتیں ہی انہیں بتائے مگر وہ انہیں کو ہی سچا سمجھ لیتے ہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ان کے معشوق کی جائے رہائش کا ہی ذکر کیا جاوے تو طبعاً ان کے چہروں پر بشاشت اور خوشی کے آثار دکھائی دیتے ہیں اور بار بار ان باتوں کو سننا چاہتے ہیں اور ان کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ ایسے راوی کی تکذیب اور تردید کریں۔ بلکہ اس کے سلسلہ کلام کو لمبا کرنے کے لئے طرح طرح کے پہلو اختیار کرتے ہیں۔ اور دل ہی دل میں بات بات پر قربان ہوتے جاتے ہیں۔ مگر افسوس کہ جب حقیقی معشوق اور سچے دلدار کی باتیں سنانیوالا آیا اور معشوق حقیقی خدا کی بڑی بڑی نصرتیں رحمتیں اور برکتیں اس پر ہوں ان کے سامنے جلوہ گر ہوا تو چمگادڑ کیطرح روشنی سے دشمنی اور اندھیرے سے پیار کرنے لگ گئے اور بڑے زور شور سے مخالفت پر کمر باندھ لی۔ اور ہر حیلہ اور بہانہ سے اسے نابود کرنا چاہا۔ اور خدا کے اس وعدہ کو جو اس نے اپنے پیارے نبی سے کئی برس پہلے سے ہی کیا ہوا تھا کہ **یہ لوگ تیری سخت مخالفت کریں گے اور تجھے تباہ کرنے کیلئے منصوبہ بازیاں کریں گے لیکن میں تجھے ان کے شر سے بچاؤں گا**" ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے پورا کیا۔ اور باوجود دعوے سننے کے اور اُس تحدیانہ پیشگوئی کو جاننے کے اپنی اس کرتوت سے باخبر نہ ہو سکے۔ اور سرمستوں اور مدہوشوں کیطرح اس پاک اور مطہر انسان صلعم کی تکذیب اور تفسیق پر ڈٹے رہے اور اپنا پورا زور لگایا۔ اور اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور جتنے فریب اور دھوکے انکی سمجھ میں آسکے سب پر عمل کیا مگر آخر انہیں نامراد اور ناکامیاب ہی رہنا پڑا اور خدا کی خدائی اور ایک زندہ ہستی کی موجودگی پر انہیں مہر لگانی پڑی —

اللہ اللہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بیکس اور بے بس انسان اپنی کمزوری اور بے سروسامانی کیحالت میں ایک دعویٰ کرتا ہے اور وہ دعویٰ بھی ایسا جس سے مخالف جتھہ داروں اور بڑے بڑے جباروں طاقتوروں اور اقبالمندوں کے سینے چر گئے دل جل گئے اور بدن جلنے لگے اور جس کے سنتے ہی سب کے سب مل ملا کر اس غریب انسان کو تباہ کرنے پر اپنے پورے زور سے مستعد ہو گئے۔ اور پھر عجیب تر یہ ہے کہ وہ بیکس انسان ان کو بار بار سنائے جاتا ہے کہ تمہاری کوششیں اور مخالفتیں آخر رہجائینگی اور تم نامراد اور ناکامیاب رہجاؤ گے اور مظفر اور منصور ہونا اور فتحمندی اور کامیابی کا جھنڈا بلند کرنا **میرا ہی حق ہے** اور پھر وہی اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر اور آسمان سے زمین اور زمین سے آسمان کر دینے والا دعوی کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت گردانتا ہے اور اس خالق الکل اور مالک الکل وجود کی موجودگی اور اسکی قدرتی کی ایک پختہ اور لاجواب دلیل بناتا ہے اور پھر اس دعوی کو اپنی زندگی میں ہر ایک طرح سے پورا کر کے دکھا دیتا ہے تو پھر سوائے اسکی راہ کے اور کوئی بھی راہ نظر نہیں آتی۔ اور خدا کی ہستی کا ثبوت اسی کی اتباع میں ملتا ہے اور اس کے بغیر سب دنیا اندھیرے اور گمراہی کے گڑھے میں گری ہوئی دکھائی دیتی ہے (باقی آئندہ) خاکسار محمد ظہیر الدین عفی عنہ۔

ڈائری

مومن کی فراست سے بچو

بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی سفارش کی کہ وہ اب اپنی اصلاح کرتا ہے۔ فرمایا اتقوا فراست المومن۔ مومن کی فراست سے ڈرو۔ میری فراست اس کی حالت کو تم سے بہتر جانتی ہے۔ فرمایا ایک بزرگ کے پاس دو شیعہ آئے اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور اس بزرگ سے سوال کیا کہ اتقوا فراست المومن کے کیا معنے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے تشیع پن سے توبہ کرو اور سچے دل سے سنی مسلمان بنجاؤ۔

خدا سے تسلی

فرمایا بعض نادان خیال کرتے ہیں کہ مبارک احمد کا مرنا ہمارے واسطے کسی سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہوا ہے وہ نہیں جانتے کہ اس واقعہ پر خدا تعالےٰ نے کس قدر تشفی اور تسلی اور اپنی خوشنودی کا اظہار اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے صبر اور شکر اور والدہ مبارک احمد کے صبر پر جو خوشی کا اظہار کیا ہے اور فتح و نصرت کے وعدے دیئے ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ خدا تیرے ہر قدم کے ساتھ ہوگا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ والدہ مبارک احمد نے کہا کہ خدا کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے کہ اگر دو ہزار مبارک احمد مرجائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔

مخالف سے ہمیں کس سلوک کی امید رکھنی چاہیئے

ایک دوست کو حضرت نے ایک مخالف کے کسی موقع پر سمجھانے کے واسطے تاکید کی۔ فرمایا وہ مانے یا نہ مانے۔ آپ تبلیغ کا حق ادا کریں۔ کیونکہ جو شخص تبلیغ کرتا ہے۔ اس کو بہر حال ثواب مل جاتا ہے اور تم یہ امید نہ رکھو کہ مخالف تمہارے ساتھ خوش خلقی یا تہذیب سے پیش آئے گا۔ کیونکہ وہ تو مخالف ہے۔ ہم کو برا جانتا ہے اس کے دل میں ہمارا ادب نہیں۔ جبتک کہ وہ دشمن ہے۔ اس کے دل میں نہ ہمارا ادب ہو سکتا ہے۔ نہ اعزاز اور خیر اندیشی اور نہ وہ منصف مزاجی سے گفتگو کر سکتا ہے۔ ایک دفعہ ایک ایلچی حضرت رسول کریم صلعم کے پاس آیا۔ وہ بار بار آپ کی ریش مبارک کیطرف ہاتھ بڑہاتا تہا۔ اور حضرت عمرؓ تلوار کے ساتھ اس کا ہاتھ ہٹاتے تہے۔ آخر حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روکدیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس کو قتل کر دوں۔ مگر آنحضرت نے اسکی تمام گستاخی کی حلم کے ساتھ برداشت کی۔

برشت زمین

فرمایا۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ انکی تبلیغ کے خاص ذرائع پیدا کرنے چاہئیں۔

مرزا عزیز احمد صاحب نے تجدید بیعت کی

مرزا عزیز احمد صاحب[1] نے میانوالی سے مفصلہ ذیل خط حضرت کی خدمت میں بہیجا تہا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم۔

بخدمت امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

فدوی اپنے گذشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجا کرتا ہے۔ کہ اس خاکسار کی گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرہ تابعین میں شامل کیا جاوے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرماویں کہ آیندہ اللہ تعالےٰ ثابت قدم رکہے۔

حضور کا عاجز عزیز احمد۔

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

کہ ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آیندہ اب تم پرہیزگار اور سچے مسلمانوں کیطرح زندگی بسر کرو اور بری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بری صحبتوں کا انجام آخر برا ہی ہوا کرتا ہے۔

---

[1] مرزا عزیز احمد صاحب آجکل تقریب رخصت ہمیں یہاں آئے ہوئے ہیں (ایڈیٹر) (بدر)

حقیقت نماز شایع ہوگئی

کتاب حقیقت نماز جسمیں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے شایع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء میں بطور ضمیمہ شایع کر چکا ہوں آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنی معہ محصولڈاک ۸ؔ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ۔

درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیے۔

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

258

گلی کوچہ میں چرچا

بعض وقت خلائق کو دھوکہ دینا بہت آسان ہوتا ہے لیکن کوئی شخص بہت عرصہ تک دھوکہ نہیں دے سکتا اگر ایسا ہو تو ضرور لوگ اُس کی چالبازی سے آگاہ ہو جائینگے جس شخص کو دھوکہ دیا جاتا ہے وہ شکی ہو جاتا ہے اور شہر کے کسی اخبار میں ایک ایسے واقعہ کا حال جو دنیا کے کسی دور حصے میں گذرا ہو پڑھ کر شک کرنا ممکن ہے لیکن جب کہ اشتہار کا ذکر ہو جو بمبئی میں موجود ہیں جس میں آپ واقف ہیں اور جس سے آپ ملے ہیں اور جن سے ہم گفتگو کر سکتے ہیں تو ایسی حالت میں اختلاف اور شک نہیں ہوگا اب اس بیان کو پڑھیئے ۔ اکبر علی سی ایس کی ملا صاحب ایم ۔ ٹی ع امریکن طریقہ سے علاج کرنیوالی جن کا دواخانہ کمانی پورہ کی دسویں گلی میں واقع ہے ۔ فرماتے ہیں ۔ میں کمال خوشی سے یہ سند دیتا ہوں کہ میں نے لوگوں کی درد پشت اور گردوں کی گولیاں ڈ ڈونس بیک ایک کڈنی پلیس اگردہ اور مثانہ کی بیماریوں اور پیشاب کی شکایات میں استعمال کیں اور مجھے یہ تجربہ کرکے خوشی ہوئی کہ یہ گولیاں ایسی امراض کیلئے واقعی عجیب کارآمد دوا ہیں اور مجھے یورا یقین ہے کہ ایسی امراض کیلئے جو دوائیاں دیجاتی ہیں ان سب سے یہ بدرجہا بہتر ہیں ۔ اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو گردوں کو اچھا رکھیں ۔ ڈومن کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں ڈونس بیک ایک کڈنی پلیس انکے لئے مخصوص ہیں ۔ گردوں کے مرض کی یہ علامتیں ہیں ۔ درد پشت اور نیچے کے اعضا میں درد ۔ دستقیقہ یعنے آدھا سیسی گٹھیا ۔ چکر آنا ۔ بیچوالی اور ورم کی بیقاعدہ حرکت وغیرہ ان بیماریوں کے خاص سبب وہ زہریلے مادے ہیں جن کو گردے خون میں سے نکالنے سے عاجز ہو جاتے ہیں یہ گولیاں تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست فوسٹر میکلیلن اور یہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۳ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے ساڑھے دس روپیہ اگر آپ اپنی فرمایش کیساتھ اس اشتہار کو یعنی نام اخبار کہ جس میں یہ چھپا ہے بھیجینگے تو آپ کی فرمایش کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایبل خرچ لینے کے کیجائیگی ۔

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جسکے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں ۔ اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر مجرب المجرب خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالے بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے ۔ اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اسکے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گلٹی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا ۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے ۔ تعمیم افادہ کیلئے بشرط حلفی اقرار عدم اشاعت راز اداء فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہوں گے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت ۔

نوٹ ۔ جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار و نرخ اجرت سے مطلع فرمائیں ۔

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون حکیم موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مرہمونکی آہ و زاری کی حکل جو سبیاد کھا رہی ہے لیکن ہماری کامیابی اُن سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزمایئے پھر اسکا دعویٰ اسوقت میں گاہے ہی دعویٰ ہو ۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہر جبتیا امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون ایسی مبارک ہے کہ چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالیٰ فوراً رفع ہو نگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ دیں کہ جواہرات سے بنایا ہوا ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں ۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ ۔

طلا طلسمی ۔ بیرانہ سال کے آثار اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاءاللہ تعالیٰ وہ انکو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزمائیں ۔ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ

سرمہ سلیمانی ۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ عہ

سفوف دندان ۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سفوف کا کام فی بکس عہ

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ طب گڈھ اضلع دہلی

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام ۔ حصہ دوم ۔ یہ بینظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں اپنے دعوے کے متعلق نہایت شرح و بسط سے کام لیا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کو نیست و نابود کر دیا ہے قیمت ۱۲ ۔ ست بچن ۔ آریہ دھرم ۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے خصوصیت کیا تھ جو اب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۱۲ ۔ ناز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط ۔ حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے ۲ ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے قیمت ۲ ۔ فیصلہ آسمانی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے مضمون نام سے ظاہر ہے ۔ قیمت ۳ ۔ نور القرآن حصہ دوم عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۳ ۔ ایڈیٹر الحکم کی تالیفات ۔ تفسیر القرآن پارہ اول ۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے صدہا خطوط پسندیدگی پہنچے ہیں ۔ یہاں تک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر بھی اس کی قبولیت ہو گئی ہے قیمت فی پارہ (۸) سلک مروارید حصہ اول ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ ہے جو مستورات کی اصلاح اور ان میں سلسلہ عالیہ کی تعلیم کو عام کرنے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے ۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۴ ۔ سلک مروارید حصہ دوم ۔ قیمت ۴ ۔

المشتہر

مینجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

خوبصورت

خاکسار نے بڑے تجسس و تجربہ کے بعد ہر کس خواہ مرد ہو یا عورت بوڑھا ہو یا جوان کے ہاتھ اور منہ دھونے اور نہانے کے لئے عجیب و غریب خوشبودار کھلی تیار کی ہے جس میں خوشبودار معطر ادویات شامل کی گئی ہیں۔ مقوی دماغ۔ مفرح روح۔ بدن کو بالکل صاف کرتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روزانہ استعمال سے داد خشکی۔ جھیپ پیدا نہ ہوگی۔ بال نرم ہو جاویں گے پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی بکس ۱ ثار پختہ ایک روپیہ۔ اس سے کم خریدار کو اثار فی روپیہ کے حساب سے محصول بذمہ خریدار۔ فہرست کے لئے آدھ آنہ کے ٹکٹ بھیجو۔

المشتہر

مرزا قائم علی احمدی مالک کارخانہ قائمی ایجنسی مالیر کوٹلہ (پنجاب)

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً ۴ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۶ روپیہ اور دوم مبلغ ہے مبلغ ۱۰ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد کے بڑے واسطے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

۱۸۶۹ء سے ۱۹۰۸ء تک

وقت کا امتحان

سینتیس سال سے زیادہ تک اسکاٹس املشن نے فاضل طبیبوں کے مجوزہ ہر سخت امتحان کا مقابلہ کیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج تمام جہان میں مستند علاج امراض جگر۔ کھانسی۔ زکام گوشت اور بھوگ کی کمی کا ہے۔ اور باپ بیٹے دونوں کے لئے مقوی اعصاب کا کام دیتا ہے۔

ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا

فروخت کنندگان سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ لنڈن

ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا املشن لو۔ اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے۔

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سید ھو ریشہ دار کشمیر کی لکڑی کا ہینڈل کا کین اور دو ربڑ کینچو نہایت پایدار ہے قیمت روپیہ۔ کرکٹ بیٹ۔ سیدھے ریشہ دار کشمیر کی لکڑی کا کین ہینڈل ہے دور بڑے کے بیچ کیلئے نہایت عمدہ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ کرکٹ بیٹ۔ آل کین۔ لکڑی چیدہ مضبوط اور پایدار پرکٹس کیلئے عمدہ کرکٹ بیٹ معمولی پرکٹس کے لئے

بچوں کے کرکٹ سٹ ۱۲ سے ۱۳ ابرس کیلئے دو سٹ ایک سٹ ٹرکس ایک بال لکڑی کا بکس فی سٹ

۱۰ سے ۱۱ سٹ ایک سٹ و کٹس ایک بال فی بکس

فٹ بال عمدہ کاریگری پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار

بچوں کے لئے فٹ بال معہ بلیڈر

کرکٹ بال گٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے

کرکٹ بال ڈھلگے کے بیچ

کرکٹ بال پرکٹس

کرکٹ ولس فی کاپی

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم پرکٹس بیٹ۔ پرکٹس کرکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے اور قیمت میں اس سے بہت کم۔ میں اسکو کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں۔ نیاز مند

حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور ٹیرہ ضلع کانگڑہ ۲۵ ستمبر